وہ جاسوسی دنیا کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جنگل کی آگ نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ ایک ایک زاویے سے لوگوں نے اسے پڑھا اس کی باریکیوں کو ڈھونڈھا اور ابن صفی کو مبارکباد دی۔ بہت سے پڑھنے والوں نے "حمید کی چوہیا" کا خاص طور سے سوگ منایا ہے۔ ہم ان کی دلچسپی کے لئے یہ اطلاع دے رہے ہیں کہ "حمید کی چوہیا" مری نہیں ہے۔ مگر وہ کہاں ہے؟ کب آئیگی؟ یا ابن صفی صاحب ہی بتا سکیں گے۔ جیرالڈ شاستری کا علم بھی یا تو فریدی صاحب کو ہے اور یا ابن صفی کو! اور ہم آپ کو اُمید دلاتے ہیں کہ جلد ہی ابن صفی ان کے بارے میں آپ کو بتا سکیں گے! میرا ذاتی خیال ہے کہ آئندہ خاص نمبر میں ایک پراسرار بھیانک اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی لڑائی فریدی کی منتظر ہے۔ جہاں فریدی اپنے کارناموں میں مصروف نظر آئے گا اور اسی خاص نمبر میں آپ کو آپ کے بہت سے سوالوں کا جواب مل سکیگا۔

اپریل ۱۹۵۵ء: کچلی ہوئی لاش

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ اگلے شمارے کے اداریے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پندرہ روز کی تاخیر سے شائع ہوا جس کا مطلب یہ ہوا کہ یکم اپریل ۱۹۵۵ء کو شائع ہوا تھا۔

## ۳۹

گذشتہ ماہ جاسوسی دنیا آپ کو ۱۵ روز دیر سے ملا ہوگا۔ جاسوسی دنیا کی تین سال کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا اتفاق ہے کہ جبکہ اتنی غیر معمولی دیر ہوئی ہے۔ ورنہ اپنی ہر امکانی کوشش کے ذریعہ ہم اسے آپ تک پابندی وقت سے پہونچاتے رہے ہیں۔ یہ دیر کیوں ہوئی؟ اس کا جواب ایک مختصری کہانی ہے جس کا آغاز تو یقیناً تکلیف دہ تھا لیکن انجام فی الحال بخیر ہے اور مستقبل دھند کی چادروں میں ہے۔ کون جانے سورج کی کرن نکلے یا رات ہی رہے! خیر اب وہ کہانی سنئے۔

ستمبر ۵۴ء میں ہمیں محکمۂ ڈاک سے اطلاع ملی کہ کہانیاں شائع کرنے والے رسائل میں خبروں اور حالات حاضرہ کا ہونا ضروری ہے ورنہ رجسٹریشن منسوخ ہو جائے گا۔ چونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جس پر احتجاج کیا جاتا اس لئے ہم نے اخباری خبروں اور حالات حاضرہ کے لئے بھی کچھ صفحات مخصوص کر دیے اور

ساتھ ہی ساتھ محکمہ ڈاک سے بھی یہ گذارش کی کہ آج ای [ کذا؟: اسی] سال سے ڈاکخانہ کے قوانین کی دفعہ ۲۴۷ کا یہی مفہوم سمجھا جاتا رہا ہے اور کہانیاں وغیرہ اس دفعہ کی حد میں آتی ہیں۔ اور نیز یہ کہ ان اخباری خبروں کی اشاعت بے فائدہ ہے۔ لیکن اس گذارش پر کوئی شنوائی نہ ہوئی اور حکم ملا کہ پچاس فیصد سے زائد خبریں ہونا ضروری ہیں۔ ڈاکخانہ کا یہ حکم بہت پریشان کن تھا۔ ہمارا اسے ماننا خودکشی کے مترادف تھا۔ ہم نے پھر فوراً گذارشات اور معروضات سے اپنا نکتۂ نگاہ محکمۂ ڈاک کے سامنے رکھنا چاہا۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ اور ڈاکخا [نہ] نے ہمارے رجسٹریشن نمبر منسوخ کر دیے۔ اور اس طرح ڈاکخانہ سے ایک پیسہ فی کتاب بھیجنے کی سہولت ہم سے چھین لی گئی اور یہ صورت پیدا ہو گئی کہ ایک کتاب پر کم از کم سات پیسے کے ٹکٹ لگانے پڑیں گے۔ یہ صورت انتہائی نازک تھی۔ اگر ہم دام بڑھاتے تو ہمیں اس کا خیال تھا کہ عوام اس اقتصادی بحرانی دور میں اس بوجھ کو برداشت کر سکیں گے؟ اس کے علاوہ ہمارے اصول پر ضرب کاری پڑتی تھی۔ ہم کم از کم قیمت میں غیر ملکی رسائل کے مقابلہ میں اپنے دیس اپنے ملک، اپنے وطن اور اپنی زبان کا سرمایہ پہونچانا چاہتے تھے۔ اور دام بڑھانے کی صورت میں اس اصول کو تو ٹھیس پہونچتی ہی تھی (حالانکہ اگر آئندہ چل کر خدانخواستہ نا کامیابی ہوئی تو سوائے دام بڑھانے کے اور کوئی چارہ کار بھی نہ رہ جائیگا) اور بغیر قیمت بڑھائے ایک کاپی پر سات پیسے کے ٹکٹ لگانے کا مطلب صرف ''خودکشی'' ہی ہو سکتا تھا۔

اس چاروں طرف کے اندھیرے میں ہمیں اپنے ملک کے مقدس دستور کی جگمگاتی روشنی نظر آئی اور اس کی دفعہ ۲۲۶ کے سہارے ہم نے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹایا!

۲۱ مارچ کے دن کو محکمۂ ڈاک کے اس حکمنامہ کے خلاف ہائیکورٹ الہ آباد میں درخواست پیش ہوئی اور آنریبل جج نے یہ فیصلہ دیا کہ تا فیصلہ عدالت جاسوسی دنیا اردو ہندی، رومانی دنیا اردو ہندی کو رجسٹرڈ سمجھا جائے اور انہیں وہ سہولتیں دیجائیں جو ایک رجسٹرڈ رسائل کو دیجاتی ہیں۔

اس طرح ایک تکلیف دہ آغاز کا بخیر انجام ہوا۔ اور تمام کاپیاں جو بہت پہلے سے دفتر میں تیار رکھی تھیں ۲۳ مارچ سے تمام ایجنٹوں اور خریداروں کو روانہ کیجانے لگیں۔ دیر سے پہونچنے کی یہ وجہ باوجود اسکے کہ ہماری پہونچ سے باہر تھی پھر بھی ہم معذرت خواہ ہیں اور ہمیں اس دیر کے لئے افسوس ہے اور ہمارا خیال ہے کہ

گذشتہ ماہ کی دیر کو آپ اس کامیابی کی پہلی منزل کی خوشخبری سننے کے بعد فراموش بھی کر چکے ہوں گے!

اِس شمارے میں اندھیرے کا شہنشاہ سنسنی خیز، تحیر اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی لڑائیوں کا طوفان لیکر ابھرتا ہے۔ اِس میں ایک بہت بڑا مجرم ہے۔ ایک قبیلے کا مذہبی پیشوا! اور وہ بھی ایک غیر ملکی سرزمین سے تعلق رکھنے والا—اور سونے پر سہاگہ یہ کہ وہ اندھا ہے مگر چار آنکھوں والوں کے کان کترتا ہے! اسکی بے پناہ طاقتیں فریدی کو بھی مبہوت کر دیتی ہیں! اسی کہانی میں حمید کا نیا شغل بھی دیکھیے۔ لوگ کتے پالتے ہیں، کبوتر اور طوطے پالتے ہیں، حمید بکرا پالتا ہے! اور آپ یقین کیجئے یہ "برخوردار بغرا خاں" حمید کی سابقہ محبوبہ "چوہیا" سے کم قیامت خیز نہیں ہیں۔ تاہم بھی ہے مگر اس کی حماقتیں ذرا دبی ہوئی ہیں۔ وہ دراصل آئندہ "خاص نمبر" کا منتظر ہے۔ جہاں طوفان اُس کے منتظر ہیں۔ اور طوفان کا اُسے مذاق اڑانا ہے۔

جاسوسی دنیا کا اکتالیسواں شمارہ موت کی چٹان آٹھواں خاص نمبر ہوگا۔ اور پندرہ جون کو منظر عام پر آ جائے گا۔ موت کی چٹان انسپکٹر فریدی کا ایک عجیب و غریب کارنامہ ہوگا۔ یاد رکھیے جنگل کی آگ میں فریدی کا مخصوص اجازت نامہ منسوخ کر دیا گیا تھا اور اپنی اِس شکست کا فریدی کو انتقام لینا ہے! موت کی چٹان فریدی کے اُن کارناموں میں سے ایک ہے جس پر فریدی کو خود ناز ہے۔ موت کی چٹان کی تفصیلات آئندہ شمارہ میں دیکھیے جسکے بعد یہ خاص نمبر شائع ہوگا!

مئی ۱۹۵۵ء: اندھیرے کا شہنشاہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

۴۰

ہمیں خوشی ہے کہ یہ شمارہ آپ تک جاسوسی دنیا کی قدیم روایت کے مطابق وقت سے پہونچ رہا ہے۔ گذشتہ دو ماہ کی اُلجھنوں اور پریشانیوں پر فی الحال قابو حاصل کیا جا چکا ہے۔ عدالت العالیہ الہ آباد میں ہماری درخواست موجود ہے اور فی الحال اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ فیصلہ ہونے کی صورت میں ظاہر ہے کہ ہم سب سے پہلے آپ کی خدمت میں یہ خبر پیش کریں گے۔

اس شمارہ کی کہانی پراسرار وصیت ایک ایسی وصیت سے شروع ہوتی ہے جسے اگر دنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا! شاید ہی کبھی کسی کے وہم وگمان میں بھی یہ بات رہی ہو کہ شہر کا سب سے دولتمند آدمی اپنی ساری دولت ''پندرہ جونکوں'' کے لئے وقف کردے گا اور اس عجیب وغریب وقف کا متولی ''انسپکٹر فریدی'' ہے۔ لوگ سنتے ہیں اور دانتوں تلے انگلیاں دبا لیتے ہیں۔ خود فریدی بھی حیرت زدہ رہ جاتا ہے اور یہیں سے ایک بڑی دلچسپ اور انوکھی کہانی شروع ہوتی ہے۔ سر مخدوم کا قاتل کون تھا؟ جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے جائیں گے، کبھی نہ ختم ہونے والی حیرت بڑھتی ہی جائے گی۔ سماج کے مختلف کردار آپ کے سامنے آئیں گے۔ شرابی، جواری، آوارہ، بدچلن، لفنگے! دولڑکیاں جو حمید کا ناطقہ بند کردیتی ہیں۔ ایک بہت ہی ذہین اور اسمارٹ لڑکی، جس کا کردار آخر وقت تک حمید کی سمجھ میں نہ آسکا! اور پھر مجرم؟ جس کے لئے ذہن میں ہر وقت کلبلاہٹ سی مچی رہتی ہے۔ ''مجرم کون ہے، مجرم کون ہے'' جیسے کوئی چیختا رہتا ہے۔ اور جب آپ نتیجے پر پہونچیں گے تو یہ یقین ہے کہ حیرت اور تعجب کی چیخ آپ نہیں روک سکتے! اس کہانی میں جا بجا سماجی مسائل پر بعض بعض جملے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انسانی خودغرضی کی یہ کہانی کتنی مجرمانہ ذہنیتوں کی نقاب کشائی کرے گی؟ اس کا فیصلہ میں آپ ہی پر چھوڑتا ہوں۔

آئندہ شمارہ خاص نمبر ہوگا۔

جاسوسی دنیا کا آٹھواں خاص نمبر موت کی چٹان۔ انسپکٹر فریدی کا ایک عجیب وغریب کارنامہ!

اپنے لاکھوں پڑھنے والوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے عظیم مصنف ابن صفی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موت کی چٹان میں فریدی اور حمید کے ساتھ انور، رشیدہ بھی ہونگے! آپ جانتے ہیں کہ رشیدہ بہت ہی بھیانک، بہت ہی خوبصورت اور بے حد عجیب لڑکی ہے۔ اب ذرا سوچئے اسی رشیدہ سے اگر قاسم عشق لڑانا شروع کردے تو؟ موت کی چٹان میں ایک عجیب وغریب کردار اور ہے۔ ایک حیرت انگیز آدمی جس کی پیٹھ پر گھوڑوں کے ایال کی طرح لمبے اور سخت بال تھے۔ قاسم اُسے کشتی کی دعوت دیتا ہے۔ حمید کے برخوردار ''بغراخاں'' آپ کو نہ بھولے ہوں گے، موت کی چٹان میں اُن کی ''محبوبۂ قدیم'' سے ملئے۔ چوہیا کی واپسی مدتوں آپ کے ذہن میں گونجتی رہے گی۔

ابن صفی کا یہ کارنامہ اُن کے گذشتہ خاص نمبروں ہی کے لئے ایک چیلنج بن کر آ رہا ہے۔ اُردو کے کسی بھی مصنف یا کسی بھی تصنیف کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہے جو ابن صفی اور اُن کے ناولوں نے حاصل کی ہے۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے اور اسی لئے ابن صفی کے قائم کیے ہوئے ریکارڈ خود ابن صفی ہی توڑ سکتا ہے۔

ابن صفی کا یہ عجیب وغریب، یادگار اور ناقابلِ فراموش کارنامہ آئندہ شمارہ میں خاص نمبر کے روپ میں دیکھئے۔

جون ۱۹۵۵ء: پراسرار وصیت

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

۴۲

جاسوسی دنیا کا ہر خاص نمبر صحافت کی دنیا میں ایک تاریخی واقعہ کی طرح اپنے کبھی نہ مٹنے والے نشانات چھوڑ جاتا ہے۔ موت کی چٹان کے ساتھ بھی یہی ہوا اور فی الحال تو یہ ایک اٹل بات ہے کہ یہ آٹھواں خاص نمبر مقبولیت کے اعتبار سے اپنا ایک ریکارڈ قائم کر گیا ہے۔ جاسوسی دنیا کے لاکھوں پڑھنے والوں نے اپنے ہزار ہا خطوط (جن میں سے چند کے خلاصے شایع کیے جا رہے ہیں) کے ذریعہ ابن صفی کو مبارکباد دی۔ ہر ہر زاویئے۔ اور ہر ہر انداز سے اُسے پسند کیا۔ کچھ کو قاسم کی حماقتیں پسند آئیں۔ بہت سے احباب حمید کی واپسی پر مگن ہیں۔ کچھ نے انور اور رشیدہ کو فریدی کے ہاتھوں اچھا خاصا سبق ملنے پر خوشیاں منائیں اور بعض نے جن کا ہیرو انور رہا ہے برا بھی سمجھا۔ کوئی سانوئے کی شخصیت میں گم ہوا، تو کسی کو جیرالڈ شاستری کا شیطانی کردار نہیں بھول رہا ہے۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کا تو پوچھنا ہی کیا؟ وہ تو جاسوسی دنیا پڑھنے والوں کے آنکھوں کے تارے ہیں!

گذشتہ شمارے میں گولڈن جوبلی نمبر کے سلسلے میں اداریہ میں تذکرہ کیا گیا تھا۔ ہزاروں احباب کے مخلصانہ مشورے ہمیں موصول ہوئے۔ ان میں کچھ احباب کے مشوروں کی نمائندگی کرنے والے خطوط منتخب کر کے شایع کیے جا رہے ہیں۔ اِن مشوروں سے ہمیں بڑی مدد ملی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ

انہیں عملی جامہ بھی پہنایا جا سکے۔ بہرحال ہمیں مزید مشوروں کا انتظار ہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ یہ محبوب ماہنامہ گولڈن جوبلی نمبر کو اسی شان سے پیش کرے گا جو توقعات آپ اس ادارہ سے وابستہ رکھتے ہیں۔

نیلی لکیر ابن صفی کے مخصوص انداز کا نمونہ ہے۔ اس کہانی میں آپ کو پہاڑوں کی ملکہ جیسے ایڈونچر کے سائے، موت کی آندھی جیسا تحیر اور خطرناک دشمن اور اندھیرے کے شہنشاہ جیسے سنسنی خیز واقعات اور دلچسپیاں ملیں گی۔ اس کا مجرم اچانک سامنے نہیں آتا۔ وہ ابتدا ہی میں آپ کے سامنے آجائے گا لیکن آخر تک یہ خیال دل میں چٹکیاں لیتا رہتا ہے کہ وہ ایسا کیوں ہے؟ سنگ ہی کا کردار جاسوسی دنیا کے تمام مجرموں کے کردار سے الگ اور کہیں زیادہ بھیانک ہے۔ اُسکی سفاکی، اُس کی اذیت پسندی آپ کبھی نہیں بھول سکتے ہیں! ابن صفی سنگ ہی کو بھی جابر، سر تھامس، جیرالڈ اور لوزانا جیسے شیطانوں کی صف میں لا رہے ہیں۔ اس "کیچوے" کو آپ کبھی نہ بھلا سکیں گے!

حمید کی دلچسپیاں اپنے شباب پر ہیں۔ اُن کے بغرا خاں نے کوئی کارنامہ تو انجام نہیں دیا، لیکن ہنسائیں گے بہت! اس بار تو انہوں نے فریدی کو بھی نہیں چھوڑا اور کرنل فریدی؟ وہ تو ناقابلِ شکست صلاحیتوں کا شہنشاہ ہے!

ابن صفی کا ہر کارنامہ، اُن کی ہر کہانی ایک شاہکار ہوتی ہے۔ اور اسی بنا پر متعدد لائبریریوں، کتب خانوں اور ہزاروں پڑھنے والوں کی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ ابن صفی کو عوام کی طرف سے "خطاب" دیا جائے۔ یہ خواہش اُن تک پہونچا دی گئی ہے۔ اُن کی منظوری حاصل کرنے کی کوششیں جاری ہیں اور جیسے ہی ان کی اجازت ملی، اس سلسلے کی دوسری تفصیلات بھی پیش کی جائینگی۔

الگ سے کتابی صورت میں ابن صفی کا ناول بہت جلد ہم آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ ابن صفی اُسے بھی ایک عظیم شاہکار کے رُوپ میں ترتیب دے رہے ہیں۔

اگست ۱۹۵۵ء: نیلی لکیر

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

جاسوسی دنیا کی اپنی روایات رہی ہیں اور اس چار سال کے عرصے میں آپ سب نے یہ محسوس کیا ہوگا کہ ابتداً میں جو معیار ہم نے قائم کیا تھا اُسے نہ صرف برقرار رکھا بلکہ ہمیشہ اُس کے حُسن میں اضافہ ہی کرتے رہے اور یہی وجہ ہے کہ اس چار سال کے عرصے میں جاسوسی دنیا کے بعد اُردو میں لاتعداد جاسوسی رسائل نکلے اور نکل رہے ہیں اور یقیناً ہمیں اس بات سے مسرّت ہے کہ ہمارا پیدا کیا ہوا راستہ اس قابل ہے کہ ہماری تقلید کرنا باعث فخر سمجھا جاتا ہے۔

جاسوسی دنیا کی اسٹائل اس کا انداز اور انوکھا اچھوتا طرزِ تحریر جہاں ادیب کے لئے ایک سرمایہ ہے وہاں یہ بھی ایک زندہ حقیقت ہے کہ اب تک چوالیس شماروں میں نفسیاتی چٹکلے، فلسفیانہ رموز، امن جیسے عالمگیر مسئلے، اقتصادی نکتے اور جرائم کی مختلف النوع صورتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ نہ تو تعلّی ہے اور نہ خوستائی بلکہ اظہارِ حقیقت ہے کہ جاسوسی دنیا کا ہر شمارہ ہر اعتبار سے اپنی جگہ پر ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔

سازش کا جال بھی جاسوسی دنیا کے شاہکاروں میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ لالچ، خودغرضی، انتقام، حرص آدمی کو کس قدر اندھا بنا دیتی ہے اِسکا اندازہ آپ کو سازش کے جال کے کرداروں سے ہوگا۔ اس میں ایک ایسی عورت بھی ہے جس سے آپ کو ہمدردی بھی ہوگی، جس پر غصہ بھی آئے گا، جھلاہٹ بھی ہوگی، آپ قہقہے لگائیں گے نفرت کریں گے اور پھر آپ اس کی تعریف کرنے پر بھی مجبور ہوں گے۔

سازش کا جال کا مجرم انتہائی چالاک، سفاک مگر بیحد پھرتیلا ہے۔ وہ ایسے مجرموں میں سے ہے جن کے لئے کہا جاتا ہے:

چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد

آپ کی اُلجھن ہر لمحہ بڑھتی رہے گی کہ بھورے بالوں والا، دستانے پہننے والا یہ آدمی کون ہے؟ دھڑکنیں ہر لحظہ بڑھتی جائیں گی اور عجیب وغریب واقعات اپنے گرد بنے ہوئے جال میں اُلجھائے رکھیں گے۔ اور جب مجرم سامنے آئے گا تو آپ اُچھل پڑیں گے۔

خونی بگولے جاسوسی دنیا کا نواں خاص نمبر ہوگا اور گولڈن جوبلی نمبر سے پہلے کا خاص نمبر! اور جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اس خاص نمبر کی دوسرے خاص نمبروں سے کہیں زیادہ اہمیت ہے اس لئے کہ اسی سے آپ ''جوبلی نمبر'' کی کہانی کی عظمت کا پتہ لگا سکیں گے۔

خونی بگولے میں چار ہزار میل لمبے دریا کے کنارے ایک ایسی لرزہ خیز جنگ ہوتی ہے کہ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ گرانڈیل احمق قاسم، انور، رشیدہ اور حمید کے سدابہار قہقہے فریدی کی معرکہ آرائیاں، غیر ملکیوں کی سازشیں خونی بگولے کو سچ مچ ایک خونی روپ میں پیش کریں گی۔

اس خاص نمبر کے استقبال کے لئے منتظر رہئے اور میں اپنی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ اسے تمام خاص نمبروں سے بڑھ چڑھ کر پائیں گے۔

اکتوبر ۱۹۵۵ء: سازش کا جال

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ صفحہ ۱۲۴ پر "عمران سیریز کا دوسرا ہنگامہ خیز ناول چٹانوں میں فائر" کا اشتہار ہے اور ملنے کا پتہ "اے ایچ پبلیکیشنز، ۱۳۰ حسن علی آفندی روڈ، کراچی ۱" ہے۔ سازش کا جال پر تاریخ اشاعت اکتوبر ۱۹۵۵ء درج ہے جس کا مطلب ہے کہ ۱۵ ستمبر کو شائع ہوئی ہوگی (جاسوسی دنیا کا شمارہ عام طور پر تاریخ اشاعت سے پندرہ دن پہلے بازار میں آتا تھا)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ستمبر ۱۹۵۵ء تک عمران سیریز شروع ہوچکی تھی۔



خونی بگولے نواں خاص نمبر ہے۔

اس سے پہلے کے خاص نمبروں میں سائنسی طریقہ کار برتنے والے مجرم آپ کو ملے ہیں۔ موت کی آندھی، خوفناک ہنگامہ، برف کے بھوت، جنگل کی آگ اور موت کی چٹان میں آپ نے یہی دیکھا ہوگا کہ غلط راستے پر بھٹک جانے کی وجہ سے انسان کا ذہن انسانیت کیلئے کتنا تباہ کن اور بھیانک ہوسکتا ہے۔ لاشوں کے آبشار میں سماجی ذلت، شاہی نقارہ میں خزانے کا چکر اور بھیانک جزیرہ میں ایڈونچر کے واقعات کی

تفصیل تھی۔ خونی بگولے میں یہ تمام باتیں اپنے انوکھے اسٹائل کے ساتھ جمع ہو گئی ہیں۔ اس میں سائینسی انکشافات کم ہیں۔ ایڈونچر زیادہ ہے۔ اس کا مجرم سفاک ہے، چالاک ہے، بے رحم ہے۔ اس میں جیرالڈ شاستری، ڈاکٹر سڈلر اور گارساں کی طرح نہ تو ہنر مندی ہے اور نہ عظمت! لیکن کمینگی، بے رحمی اور درندگی میں وہ ان سب سے آگے ہے۔ اس کی ذہانت بے پناہ ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ غلط راستوں پر مڑ گئی ہے۔ اسی بنا پر خونی بگولے میں آپ ایک ایسی کشش محسوس کریں گے جو ماقبل کے ناولوں میں نہیں تھی۔ اس کا ایڈونچر مکمل اور واقعات کے الجھاوے دلچسپی کے خزانے رکھتے ہیں۔

اس میں آپ کو کچھ جانے پہچانے کردار بھی ملیں گے۔ قاسم جس کی حماقتیں پیٹ میں بل ڈالتی ہیں۔ انور جس کی ہوشیاری کا فریدی بھی قائل ہے اور حمید کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ تو ازلی بھی ہے اور ابدی بھی۔ اُس کے تیکھے جملے تو اُسے انٹرنیشنل بنا چکے ہیں۔

لیکن ان کے علاوہ دو کردار اور بھی ہیں۔ ایک تو مجرم ہے! کوشش کیجئے شائد آپ اُسے جانتے ہوں؟ جس وقت وہ مسکراتا ہوا اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں، چپٹے چہرے اور زرد دانتوں کے ساتھ آپ کے سامنے آئے گا تو آپ بے اختیار اُچھل پڑیں گے۔ ایک اور اہم کردار ہے۔ یہ آپ کے فریدی کا پرانا رفیق رہ چکا ہے۔ بہت دنوں کی بات ہے آپ اس سے ملے تھے۔ اس شمارے میں اس سے پھر ملئے۔ آپ اُسے دیکھ کر اُس کی عجیب وضع اور نرالی شخصیت کو دیکھ کر دانتوں میں انگلیاں دبا لیں گے۔ آپ میں سے بہتوں نے اُس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور وہ خواہش اس بار ہی پوری کر دی گئی ہے۔

اس بار ناول میں عظیم فریدی جنوبی امریکہ کا سفر کرتا ہے۔ بھیانک وادیاں، خوفناک چٹانیں، مہیب جنگلات اور وحشی قوتوں کے درمیان ایک انوکھا کارنامہ دیکھئے۔

اس خاص نمبر کے بعد آئندہ خاص نمبر جوبلی نمبر ہوگا۔ اس ادارہ نے اپنے قارئین اور زبان و ادب کی جو بے لاگ اور پُر خلوص خدمت کی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اور کم از کم اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ اس نے "تین بہترین دماغ" اردو دنیا کو دیئے ہیں۔ ایسے مصنف جن کی مثال ابھی تک تو نہیں مل سکتی۔ اور اپنے اس کارنامے کے ساتھ اب تک ہم انتہائی خلوص سے سال میں تین عظیم و ضخیم خاص نمبر

اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ گولڈن جوبلی نمبر اس سلسلے کی اہم ترین کڑی ہے۔ ہمیں اس کا پورا پورا احساس ہے کہ ہماری گذشتہ خدمات اور کارناموں کو دیکھتے ہوئے آپ کی کیا کیا توقعات جوبلی نمبر سے وابستہ ہیں اور ہم اس کا یقین دلاتے ہیں کہ جوبلی نمبر کو آپ اپنی خواہشات اور آرزوؤں سے کہیں زیادہ بلند و برتر پائیں گے۔

ابن صفی نے جاسوسی دنیا کے علاوہ الگ سے جو کتاب لکھنے کا وعدہ کیا تھا وہ بھی جلد ہی تکمیل کو پہونچ جائے گا۔ اس کتاب کا نام تاریک وادی ہوگا۔ ضخامت پانچسو صفحات ہوگی۔ اس کتاب کے بارے میں کچھ لکھنا بیکار ہے صرف اتنا یاد رکھئے کہ ادارہ جاسوسی دنیا نے اور ابن صفی کے عدیم المثال قلم نے آج تک کوئی ایسی چیز نہیں پیش کی جو یادگار نہ ہو۔

نومبر ۱۹۵۵ء: خونی بگولے

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

۴۶

جاسوسی دنیا کے لاکھوں قارئین کے حلقے میں یہ خبر بڑی مسرت سے سنی جائیگی کہ الہ آباد ہائیکورٹ نے ڈاکخانہ کے خلاف ہماری درخواست (رٹ) منظور کر لی اور ڈاکخانے کے رجسٹریشن نمبر کی منسوخی کے حکمنامے کو کالعدم قرار دے دیا۔

رجسٹریشن نمبر کی منسوخی کا حکمنامہ پوسٹ ماسٹر جنرل یو۔ پی کی طرف سے ہمیں فروری ۵۵ء میں ملا تھا۔ اس سے قبل مختلف تاریخوں میں اس بات کی نوٹس بھی ملی تھی کہ اگر جاسوسی دنیا میں پچاس فیصد سے زائد خبریں اور "حالات حاضرہ" نہ ہوئے تو رجسٹریشن نمبر منسوخ کر دیا جائیگا اور اس طرح وہ سہولت ہم سے چھین لی جائے گی جس کے ذریعہ ہم ایک پیسہ فی رسالہ کے حساب سے اپنے پرچے بھیجا کرتے تھے۔ اور اس کی بجائے ہمیں چھ یا سات پیسے فی پرچے کے حساب سے ٹکٹ لگانے ہوں گے۔

کم قیمت والے رسائل کیلئے یہ موت و زندگی کا سوال تھا اور ڈاکخانے کے اس حکم کو تسلیم کرنا ہمارے

لئے خودکشی کے مترادف تھا۔ اسی لئے ہم نے وفود بھیجے، عرضداشتیں لکھیں۔ دوڑ دھوپ کی، لیکن ہماری معروضات بے سود رہیں اور پوسٹ ماسٹر جنرل نے جاسوسی دنیا اردو ہندی اور روحانی دنیا اردو کے رجسٹریشن نمبر منسوخ کر دیئے۔

اپنے سامنے تمام دروازے بند دیکھ کر ہمیں اس اندھیرے میں اپنے ملک کے مقدس دستور کی دفعہ ۲۲۶ کی یاد آئی اور اپنے بنیادی حقوق اور زندہ رہنے کے حق کیلئے ہم نے الہ آباد ہائیکورٹ کا دروازہ اسی دفعہ کے تحت کھٹکھٹایا۔ اور ۲۱ مارچ کی ایک خوشگوار دوپہر کو جب ایرانیوں کے سال کا پہلا دن ہوتا ہے اور نوروز عالم افروز مسند جلال پر بیٹھ کر عدل وانصاف کی ترازو ہاتھ میں لیتا ہے۔ عدالت عالیہ الہ آباد نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے ہمیں اس کا مجاز بنا دیا کہ ہم تا فیصلہ عدالت اسی طرح رجسٹریشن نمبر کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھاتے رہیں۔

ہماری جیت کی یہ پہلی منزل تھی۔ اور اسی وقت ہم نے کامیابی کے جگمگاتے سورج کی کرنیں دیکھ لی تھیں۔

۱۲ ستمبر سے مقدمہ پر بحث کا آغاز ہوا اور ہمارے قانونی مشیر مسٹر ستیش چندر کھرے نے عدالت عالیہ کے سامنے مختلف دلائل اور نظائر سے یہ بات واضح کی کہ پوسٹ ماسٹر جنرل کا یہ فعل غیر قانونی ہے۔

۲۱ اکتوبر کی صبح کو عزت مآب جسٹس مہروترا نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے ہماری درخواست منظور کر لی اور ڈاکخانے کا حکمنامہ منسوخ کر دیا گیا۔ اور ہمارے رجسٹریشن نمبر بحال کر دیے گئے۔

یہ ہے مختصر سا خاکہ اُس جھگڑے کا جو گذشتہ ایک سال سے ہمارے اور ڈاکخانے کے درمیان چل رہا تھا اور جس کی وجہ سے اکثر وبیشتر آپ تک بھی رسائل دیر سے پہونچے تھے۔ بہر حال جاسوسی دنیا اور روحانی دنیا کے لاکھوں پڑھنے والوں اور کروڑوں بہی خواہوں کی دعاؤں نے ہمیں یہ کامیابی عطا کی ہے۔ اسے ہم اپنی نہیں آپ کی جیت سمجھتے ہیں۔ سچائی اور عدل وانصاف کی فتح سمجھتے ہیں اور اس یقین کی کامیابی سمجھتے ہیں کہ جب تک ملک کا مقدس دستور موجود ہے عدل وانصاف کی شمعیں روشن رہیں گی اور ہم زبان وادب اور آرٹ وکلچر کی خدمت اسی طرح کرتے رہیں گے۔

جاسوسی دنیا کے قارئین کو یہ خوشخبری جوبلی نمبر کی اشاعت سے صرف تین ماہ پیشتر ہی جا رہی ہے اور اس خوشی کو عظیم ترین پیمانے پر منانے کے لئے ہم اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں جوبلی نمبر کا تحفہ اور حسین بنا کر، اور عظیم اور خوبصورت بنا کر پیش کریں گے۔

دسمبر ۱۹۵۵ء: لاشوں کے سوداگر

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ کتاب میں تحریریں، کوائف عالم اور نظم شامل نہیں کی گئی تھیں۔

۴۷

اس شمارے کا ایک اڈیشن میرے پاس ہے جو پہلا اڈیشن ہی معلوم ہوتا ہے مگر باریک کتابت میں صرف ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ سرورق پر تصویر نہیں بلکہ سرخ رنگ پھیر کر اس میں جلی حروف میں سیاہ روشنائی سے ماہنامہ کا نام اور شمارہ کا عنوان وغیرہ درج ہیں۔ اندرونی سرورق کے بعد صفحہ ۲ پر ابواب کے عنوانات، صفحہ ۳ سے ۹۶ تک کہانی، صفحہ ۹۷ پر آئندہ ناول لیونارڈ کی واپسی کی جھلکیاں اور آخری صفحے پر کولڈن جوبلی نمبر شعلوں کا ناچ کا اشتہار اس اعلان کے ساتھ درج ہے کہ یکم مارچ کو منظر عام پر آ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ ادارہ کو مہنگے ٹکٹ لگانے پڑ گئے ہوں گے جن کی گنجائش نکالنے کے لیے شاید اس طرح بچت کرنی پڑی ہو۔

۴۸

لیونارڈ کی واپسی کا پہلا اڈیشن میرے پاس ہے مگر خستہ حالت میں سرورق کے بغیر ہے۔ اس کے شروع کے چار صفحات غائب ہیں جن میں تاریخ اشاعت اور عباس حسینی کا 'اداریہ' شامل رہے ہوں گے۔ اندازہ ہے کہ یہ شمارہ ۱۵ جنوری کو شائع ہوا ہوگا یعنی اس پر فروری ۱۹۵۶ء کی تاریخ اشاعت درج رہی ہوگی۔ شمارے کے پچھلے سرورق پر (جو میرے پاس

موجود اڈیشن میں سلامت ہے) گولڈن جوبلی نمبر شعلوں کا ناچ کا اشتہار ہے اور اعلان ہے کہ ۱۵ فروری کو شائع ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے گولڈن جوبلی شمارے کو نمبر ۴۹ ہونا چاہیے تھا مگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر وہ نمبر ۱۵۱ بن کر تاخیر سے شائع ہوا جس کی تفصیلات اگلے نمبروں کے اداریوں سے معلوم ہوتی ہیں۔

مندرجہ ذیل اداریہ جو ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اسرار پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہونے والے ییکرنگ اڈیشن میں شامل تھا عباس حسینی کے پہلے اڈیشن والے اداریے کا اقتباس معلوم ہوتا ہے۔

لیونارڈ کی واپسی ایک بین الاقوامی بلیک میلر کی کہانی ہے جس کے طریقہ کار سے آپ فریدی اور لیونارڈ میں واقف ہو چکے ہیں۔ اب ایک بار پھر وہ فریدی کے مقابل آتا ہے۔ سنسنی خیز اور پُراسرار واقعات کا ایک طوفان ہے جو ابتدا سے انتہا تک تجسس اور سسپنس کی فضا برقرار رکھتا ہے۔ ایک انتہائی بھیانک آدمی کی خوفناک سرگرمیاں واقعات کو اتنا پیچیدہ بنا دیتی ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے۔

فریدی کی بنائی ہوئی بظاہر بے تکی سکیمیں جن پر حمید اس کا مضحکہ اڑانا چاہتا ہے لیکن جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو حمید سر کھجاتا رہ جاتا ہے۔

آصف سے حمید کی نوک جھونک سے بھی آپ محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے اور پھر فریدی کس طرح لیونارڈ سے نپٹتا ہے۔ وہ کس طرح اسے کیچوے کی طرح بے بس کر کے رکھ دیتا ہے۔ انتہائی چالاک اور طاقتور ترین مجرم بھی بالآخر قانون کی گرفت میں آجاتا ہے۔

ابن صفی کی تصویر

لیونارڈ کی واپسی کے "گوشۂ احباب" (صفحہ ۱۴۰-۱۱۳) کی تمہید سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہنامہ نکہت نے ناول نمبر میں عمران کے کارنامے پیش کیا تھا: "عمران کے کارنامے بھی محترم ابن صفی ہی کی تصنیف تھی جسے جاسوسی دنیا کے متعلق ادارے نکہت نے ناول نمبر کی صورت میں پیش کیا تھا۔" صفحہ ۱۱۹ پر ایک قاری محمد اسحاق (الہ آباد) کے خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے "پہلے ہی دن عمران کے کارنامے شہر میں نایاب ہو گیا تھا اور پھر ایک ہی ہفتہ کے اندر

دوسرا ایڈیشن پیش کرنا ایک صحافتی کارنامہ ہے۔" واقعی صفحہ ۱۴۱ پر عمران کے کارنامے کے دوسرے ایڈیشن کا اشتہار بھی موجود ہے۔ یہی اشتہار جاسوسی دنیا نمبر ۵۰ پاگل خانے کا قیدی میں صفحہ ۱۴۵ پر بھی درج ہے جہاں یہ بھی لکھا ہے "خوفناک عمارت اور چٹانوں میں فائیر جیسی دو دلچسپ داستانیں عمران کے کارنامے میں شامل ہیں"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکہت کے اولین نمبر میں عمران سیریز کے کراچی سے شائع شدہ پہلے دو شمارے دوبارہ شائع کیے گئے تھے۔

لیونارڈ کی واپسی کے 'گوشۂ احباب' کی تمہید (صفحہ ۱۱۳) میں عمران کے کارنامے کے ذکر کے بعد مندرجہ ذیل پیراگراف کا اضافہ بھی تھا: "ادارہ جاسوسی دنیا ہمیشہ کی طرح اپنے ان قارئین کی بے پایاں محبت کا شکر گذار ہے اور انھیں یہ یقین دلاتا ہے کہ اُن کے تمام خطوط جاسوسی دنیا کے مدیر اعلیٰ، مدیران اور محترم ابن صفی کی نظروں سے ضرور گذرتے ہیں خواہ وہ شائع ہوں یا نہ ہوں۔ اور اس بات کی پوری کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی خواہشات کا مکمل احترام کیا جاسکے۔"

'گوشۂ احباب' کے آخر میں 'ابن صفی کی تصویر' کی سرخی کے نیچے مندرجہ ذیل عبارت درج تھی:

گذشتہ کئی شماروں سے 'گوشۂ احباب' کے عنوان کے تحت ہزاروں خطوط ابن صفی کی تصویر کے لئے آئے اور جوبلی نمبر کے اعلان کے بعد سے تو خطوط کا ایک سیلاب تھا جو تھمتا ہی نہیں تھا۔ حال ہی میں گورنمنٹ ہائی اسکول نظام آباد دکن کے تین سواسی طلبا کا ایک دستخطی میمورنڈم اور دوسرے بیس پچیس اور سو دستخطوں کے میمورنڈم کے ساتھ موصول ہوا۔ ظاہر ہے کہ رائے عامہ کے اس طوفان کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا اس لئے محترم ابن صفی کی تصویر جوبلی نمبر میں شائع کی جارہی ہے۔ ادارہ تصویر کی اشاعت کا مطالبہ کرنے والوں اور لاکھوں قارئین کی خدمت میں اس زبردست خوشخبری پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

"ادارہ"

فروری ۱۹۵۶ء [؟]: لیونارڈ کی واپسی

## ۴۹

جاسوسی دنیا نمبر ۴۹ بھیانک آدمی یعنی پہلے کراچی سے شائع ہونے والے عمران سیریز نمبر ۴ پر مشتمل تھا۔ مجھے دستیاب نہیں ہو سکا۔ ۱۵ فروری کو شائع ہوا ہوگا کیونکہ اس سے اگلے شمارے پر اپریل ۱۹۵۶ کی تاریخ اشاعت درج ہے۔ لہٰذا نمبر ۴۹ پر مارچ ۱۹۶۵ درج رہی ہوگی جس کا مطلب عملاً ۱۵ فروری ہے کیونکہ جاسوسی دنیا کے شمارے عام طور پر درج شدہ تاریخ سے پندرہ دن پہلے بازار میں آتے تھے۔

جاسوسی دنیا میں عمران سیریز کا ناول کیوں شائع ہوا؟ عباس حسینی کولڈن جوبلی نمبر کو اس وقت تک شائع نہیں کرنا چاہتے ہوں گے جب تک محکمہ ڈاک والے تنازعے کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ ابن صفی سے کوئی متبادل ناول طلب کیا ہوگا ورنہ اس کا دستیاب نہ ہونے پر عمران سیریز کے نمبر ۴ کو جو کراچی سے پہلے ہی شائع ہو چکا تھا جاسوسی دنیا نمبر ۴۹ کے طور پر شائع کر دیا تا کہ سالانہ خریداروں کے لئے شماروں کی گنتی پوری کی جا سکی۔ نکہت کا عمران نمبر حال ہی میں حد سے زیادہ مقبول ہو چکا تھا اس لئے بھی جاسوسی دنیا میں عمران کا ناول شائع کرنے کا خیال آیا ہوگا۔

## ۵۰

قرین قیاس لگتا ہے کہ ابن صفی نے یہ ناول یعنی پاگل خانے کا قیدی کولڈن جوبلی نمبر شعلوں کا ناچ کے بعد لکھ کر بھیجا ہو مگر چونکہ ابھی تک محکمہ ڈاک والے تنازعے کا فیصلہ نہیں ہوا تھا اس لئے کولڈن جوبلی نمبر کو مزید ایک ماہ موخر کر کے اِسے پہلے شائع کر دیا گیا ہو۔

اس بار بھی جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں جاسوسی دنیا کا رجسٹریشن نمبر کا مسئلہ حال اور مستقبل کی تاریکی اور روشنی کے بیچ میں ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم کامیاب ہو سکیں گے یا نہیں! ہم نے اس درمیان میں کوشش کی تھی یہ شمارہ جب آپ تک پہونچے تو یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہو لیکن ابھی وہی صورت حال ہے۔ پرچے

چھپ رہے ہیں اور آنے والے کچھ دن بہت ہی فیصلہ کن ہیں۔ اس بیچ میں کیا ہوگا؟ اس سوال کا جواب بھی تاریکی میں ہے لیکن میں کوشش کروں گا کہ آپ کو بھی اس سے باخبر رکھ سکوں اس لئے کہ میں نے کبھی بھی اپنے کو آپ سے الگ محسوس نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جاسوسی دنیا کے قارئین ایک عظیم برادری کی صورت میں میرے اپنے ہی گھر کے افراد ہیں اور دکھ سکھ میں برابر کے شریک کار اور اس کے علاوہ میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ جاسوسی دنیا آپ کا ہے۔ ایشیا کے عظیم عوام کا ہے۔ اس لئے جو بھی صورت حال ہے اور ہوگی اُسے آپ کے سامنے پیش کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

رجسٹریشن نمبر کی اس غیر یقینی صورت حال کے باوجود یہ فیصلہ کیا جاچکا ہے کہ جو کچھ بھی ہو گولڈن جوبلی نمبر شعلوں کا ناچ آئندہ ماہ میں ضرور شائع ہوگا۔ یہ فیصلہ بھی آپ کی بےچینیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ پچھلی بار صرف دو ماہ تاریخ اشاعت گزر جانے پر جاسوسی دنیا کے ساتھیوں نے خطوط کی جس "سیلابی" صورت میں اپنی بےچینی اور اشتیاق کا اظہار کیا تھا اُسے نظر انداز کرنا کسی انسانی طاقت کے بس کی بات نہیں تھی۔

اس لئے آئندہ شمارہ "گولڈن جوبلی نمبر" ہی ہوگا۔ اور انشا اللہ اُسی شان وشوکت اور عظمت وبلندی کے پرچم لہراتے ہوئے شائع ہوگا جس کا ہم نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔ اور اس کا مظاہرہ جاسوسی دنیا کی پچھلی چار برس کی تاریخ کرتی رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ ہمارے سامنے بھیانک روپ میں پریشانیاں ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ ادارہ کے بہترین دماغ اس وقت قانونی موشگافیوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی بجا ہے کہ ان پریشانیوں نے ہمارے بہت سے پلانس پر بری طرح اثر ڈالا ہے لیکن ع دشمن اگر قوی تو نگہباں قوی تر است۔ کے مصداق ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ ہم جس وقت یہ سوچتے ہیں کہ ہمارے ساتھ دنیا کے ہر گوشے میں پھیلے ہوئے لاکھوں آدمیوں کی آوازیں ہیں تو ہمارا عزم دُگنا ہو جاتا ہے اور ہمارے جوش و استقلال کی قوتیں نئے ولولے اور امنگ کے ساتھ ابھر آتی ہیں۔

اسلئے یقین رکھئے کہ آئندہ شمارہ گولڈن جوبلی نمبر ہی ہوگا۔ اُسمیں ابن صفی کی تصویر بھی ہوگی۔ متعدد اور تصاویر بھی ہونگی۔ حسن کاری کا اعلیٰ معیار بھی ہوگا۔ اُس میں بہت کچھ آپ کی اُمیدوں کے مطابق بھی ہوگا۔

اور کچھ ایسی چیزیں بھی ہونگی جنہیں دیکھ کر آپ عش عش کر اٹھیں گے - اور ان سب کے علاوہ شعلوں کے ناچ کی وہ کہانی ہوگی جسے عظیم مصنف ابن صفی اپنی عظمت کا معیار بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ جس کا ایک ایک لفظ، ایک ایک سطر قہقہہ کی دنیا، سنسنی خیز واقعات کے پراسرار خزانے اور ابن صفی کے حسن کارانہ قلم کی آن بان لیکر آ رہا ہے۔

اِس شمارہ کی کہانی پاگل خانے کا قیدی میں فریدی ورحمید سے پھر ملئے۔ حمید کی دلچسپیاں، اُسکی شرارتیں، اور رام گڈھ کی پراسرار فضاؤں میں پروان چڑھنے والی کہانی کتنی دلچسپ، اور کتنی معرکۃ الآرا ہے اس کا فیصلہ بھی آپ ہی کر سکیں گے۔ لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ ابن صفی کے انداز بیان نے اُردو ہندی (جاسوسی دنیا ہندی کے ناول بن صفی ہی کے اُردو ناولوں کا ترجمہ ہوتے ہیں اور پریم پرکاش صرف اسکے ایڈیٹر ہیں) میں جونئی شاہراہ نکالی ہے وہ عدیم المثال ور ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے۔

اپریل ۱۹۵۶ء: پاگل خانے کا قیدی

## ۵۴

گولڈن جوبلی نمبر اُردو کی صحافتی تاریخ میں امید و روشن مستقبل کے ایک زرین دور کا آغاز کرتا ہے۔ شائع ہونے سے قبل اسکی تیاری اور اِس کا انتظار ایک کہانی تھی اور اشاعت کے بعد اِسکی مقبولیت ایک ایسا افسانہ بن چکی ہے جو صداقت پر مبنی ہو! اِس کا سواگت کس طرح کیا گیا ہے اس کا نظارہ ماہ مئی کی اُن ابتدائی تاریخوں میں ہوا جب جوبلی نمبر کتب فروشوں کی دکانوں پہ پہونچا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ امتحان کے نتیجہ کے دنوں میں یا جنگ کے زمانہ میں راشن کی دکانوں پر بھی لوگوں کی ایسی بیقراری اور بے چینی دیکھنے میں نہیں آئی!

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم کو خود بھی اس بے مثال، عدیم النظیر اور گرمجوشی سے خیر مقدم کا اندازہ نہیں تھا۔ جوبلی نمبر کی تیاریوں کے زمانے میں ہمارے کچھ ہمدردوں نے ہمیں مشورہ دیا تھا کہ ہم اسے مئی کے

چلچلاتے موسم میں نہ پیش کریں اسلئے کہ یہ موسم کاروباری اعتبار سے ناقص ہوتا ہے! اس کے علاوہ حوصلہ شکنی کیلئے پیڈا کھانے کا تازیانہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ حالات بھی ناساعد تھے۔ کبھی پریس کی مشین ٹوٹی اور کبھی ایسے ہی کچھ تکنیکی حالات نے ارادوں کو زنجیر پہنانی چاہی!

لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہمیں اپنی کاوشوں اور اپنے خلوص پر بھروسہ تھا۔ ہمیں اس وعدے کا پاس تھا جو جاسوسی دنیا کے لاکھوں شیدائیوں سے کیا گیا تھا کہ بہر حال جوبلی نمبر کی تاریخ اشاعت میں التوا نہ ہوگا۔

کاپیاں دفتر میں آئیں۔ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اسے پیش کیا گیا۔ اپنی کوششوں پر پورے اعتماد اور بھروسہ کے بعد بھی ہمیں عوام کے فیصلہ کا انتظار تھا!

اور آج! جوبلی نمبر کو شائع ہوئے صرف دس دن ہوئے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مقررہ نمبر سے زیادہ چھپوانے کے بعد بھی دفتر میں ایک کاپی نہیں ہے۔ نجانے کتنے ایجنٹوں کے خطوط اور تار سامنے رکھے ہیں جن کی دوبارہ فرمائش پوری نہیں کی جا سکیں! ہزاروں کی تعداد میں خطوط کا ایک ڈھیر ہے جو پھیلا ہوا ہے۔

سرورق کی جگمگاہٹ اور حسن ترتیب کو متفقہ طور پر سراہتے ہوئے کسی نے ادارہ کو فخر اردو اور کسی نے فخر ایشیا کا خطاب دیا، کوئی شہنشاہ صحافت کہتا ہے اور کوئی نئی قدروں کا پیغامبر کہتا ہے۔ ہم۔ یہ ادارہ۔ اپنی پیاری زبان کے خادم ہیں اور عوام۔ عظیم عوام کے مخلص ساتھی! یہ تعریفیں ہمارے حوصلے دوچند کرتی ہیں۔ اور ہم ایک بار پھر آپ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس سے بہتر انداز اور حسن کارانہ تخلیق آپ کی خدمت میں پیش کریں گے!

جوبلی نمبر کی عظیم کہانی اور اسکے عظیم مصنف ابن صفی کے انداز نگارش کے بارے میں صحیح تبصرہ کرنے کیلئے (جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں) ادب کو نئے الفاظ کی تخلیق کرنی پڑے گی۔ ان کی عظمت اور فن کارانہ صلاحیتوں کے سامنے مدح و ستائش کے تمام بڑے بڑے الفاظ بونے نظر آنے لگتے ہیں۔ شعلوں کا ناچ اسی عظیم مصنف کی عظمت فن کا پرتو تھا!

آخر میں مجھے ان تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے خطوط اور تار کے ذریعہ جوبلی نمبر کی

اشاعت میں تھوڑی سی تاخیر پر اپنی بے چینی اور پر خلوص محبت کا اظہار کیا۔ مجھے ان ہمدردوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جو اپنے جاسوسی دنیا کیلئے رجسٹریشن نمبر اور دوسری پریشانیوں پر اظہار ہمدردی کرتے رہتے ہیں۔ میں ان تمام ساتھیوں کو ایک بار پھر یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جسکے ساتھ عوام ہوں۔ آپکی طاقت ہو۔ اُسکے عزم و ارادے کے سامنے پہاڑ بھی پگھل جاتے ہیں۔ یہ پریشانیاں کیا چیز ہیں۔

جون ۱۹۵۶ء: گیارہواں زینہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

## گوشۂ احباب

گوشۂ احباب کی تمہید غیر معمولی طور پر طویل ہے اور گولڈن جوبلی نمبر کی اشاعت کے التوا کی کہانی بیان کرتی ہے یہ مندرجہ ذیل ہے

(گولڈن جوبلی نمبر کے لئے جتنا انتظار کیا گیا تھا وہ جاسوسی دنیا کے قارئین کے صبر اور استقلال کا ایک ریکارڈ تھا۔ آج سے تقریباً آٹھ ماہ پیشتر جوبلی نمبر کیلئے مشورے طلب کئے گئے تھے اور جاسوسی دنیا کے صفحات کے ذریعہ یہ خوشخبری سنائی گئی تھی کہ ۱۵ فروری ۵۶ء کو جوبلی نمبر شائع ہوگا۔ چنانچہ دسمبر ۵۵ء کے آخری دنوں میں تیاری شروع کردی گئی تھی اور اسے بہتر طریقہ پر چھپوانے کے انتظامات ہو رہے تھے کہ اچانک یکم جنوری ۵۶ء کو رجسٹریشن نمبر کی منسوخی کا حکم نامہ ملا اور تیاریوں کے بجائے ہماری ساری توجہ اس نئے معاملے کی طرف مرکوز ہوگئی۔ مجبوراً تاریخِ اشاعت بڑھانی پڑی۔ اور ۱۵ فروری ۵۶ء کے بجائے ۱۵ اپریل کا اعلان کیا گیا۔ یہ خیال تھا کہ یہ تمام پریشانیاں فروری یا مارچ تک ضروری ختم ہو جائیں گی لیکن یہ "سلسلۂ زلفِ دراز" کوتاہ نہ ہوا۔ اپریل کے آغاز تک پورا ادارہ دو محاذ بنا کر لڑتا رہا۔ کچھ جوبلی نمبر کی تیاریوں میں مصروف رہا اور ایک ونگ رجسٹریشن نمبر کے معاملے میں متوجہ ہوا۔

۱۵ اپریل تک لوگ انتظار کرتے رہے اور ادارہ دن رات کام کرتا رہا لیکن شب و روز کی یہ جانفشانی بھی اتنے بڑے اور پھیلے ہوئے کام کو قابو میں نہ لا سکی۔ ۲۰ اپریل گذرتے ہی دفتر میں خطوط کا ایک سلسلہ شروع

ہوا۔ایک طوفان کی طرح یہ سلسلہ ترقی کرتا گیا۔ پرچہ نہ ملنے کی شکایتیں، اپنی بے چینیوں کا اظہار، تقاضے اصرار!

اسپیشل دور نگے پوسٹر خریداروں کی دلجمعی کی خاطر جاری کیے گئے اور اس میں ۱۵ اپریل کی تاریخ دی گئی۔ مگر انتہائی کوششوں کے باوجود ۳۰ اپریل سے پہلے پرنٹنگ نہ ہوسکی۔

اس عرصے میں تار دے کر، خط بھیج کر، ذاتی طور پر دور دراز مقامات سے دفتر میں آکر جاسوسی دنیا پڑھنے والوں نے اپنی جس بے چین اور بیقرار مگر پرخلوص محبت کا ثبوت دیا وہ صدیوں تک یادگار رہے گی۔

اشاعت کے بعد ایجنٹوں کی مزید فرمائشوں کا سلسلہ شروع ہوا اور ابتدا میں اس کی فراخ دلی سے تعمیل کی جاتی رہی لیکن دو ہی دن بعد سے یہ انداز [کذا: اندازہ؟] ہونے لگا کہ ہمارے اندازوں کو بھی شکست ہو گئی ہے۔کاپیاں کم پڑنے لگیں۔ مانگ کا سلسلہ جاری رہا اور ۷ مئی تک یہ نوبت آ گئی کہ دفتر میں ایک کاپی بھی نہ رہ گئی۔

اتنے ضخیم، خوبصورت اور شاندار نمبر کی زبردست مانگ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی بھی کوشش کی گئی اور ہمیں یہ اطلاع بھی ملی کہ کئی مقامات پر جوبلی نمبر کی بلیک مارکٹنگ کی گئی ور ۸/ع کی بجائے ۱۲/ میں بیچا گیا۔ یہ انتہائی گری ہوئی حرکت تھی اور ہمیں جہاں سے بھی اس کی اطلاع ملی ہم نے مناسب اقدامات کیے!

جوبلی نمبر کی اشاعت سے پہلے اور بعد کا یہ مختصر سا سرسری جائزہ ہے اور اس لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ ہم کن کن مراحل سے گذرے ہیں! جاسوسی دنیا ہم سے زیادہ آپ کا ہے اور اس لئے ہم اسے اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ آپ کو تمام حالات سے باخبر رکھیں۔

ایشیا کے ہر گوشے سے نیوز ایجنٹوں نے جس طرح تار اور خط کے ذریعہ ہماری ہمت افزائی کی اور جاسوسی دنیا کو یورپ کی شائع شدہ کتابوں کا ہم پلہ قرار دیا ہم اس کے لئے شکر گذار ہیں۔

جوبلی نمبر کے سلسلے میں مدح وثنا و تعریف و توصیف تنقید نے جو ایک قیامت خیز صورت اختیار کی ہے۔ان تمام کی اشاعت ناممکن ہے۔اُن میں سے صرف نمایندہ خطوط کے اقتباسات اور ملخصات پر اکتفا کی جاتی ہے۔"ادارہ"

## ۵۴

سرخ دائرہ کی کہانی موجودہ سوسائٹی کے ایک گھناؤنے رُخ کو بےنقاب کرتی ہے۔ ابن صفی نے اس سے قبل بھی مختلف صورتوں میں اُن تلخ حقیقتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو ہمارے معاشرے میں اپنی غلاظتوں کے ساتھ اُبھر آئی ہیں اور جنہوں نے زندگی کا چہرہ مسخ کر کے رکھ دیا ہے! چوری، ڈکیتی، اغوا اور اسی طرح کے جرائم پہلے بھی تھے اور آج بھی ہیں لیکن آج کی زندگی نے تعیش پسندی اور سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے کچھ ایسی چیزیں بھی شامل کر دی ہیں جو بہت ہی انوکھے مگر بےرحمانہ جرائم کا سبب بن جاتی ہیں! آج کا "مجرم" زیادہ چالاک ہے۔ اسی لئے وہ پردے کا شکاری بن کر شکار کھیلتا ہے!

سرخ دائرہ ایسی ہی حقیقتوں کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ بینکوں کے ڈاکو تجوریوں کے نقب زن اور اسی قماش کے مجرم آپ کو ملیں گے اور ان کا ماحول ہے ہوٹلوں کی زندگی، ریس کے میدان اور اونچی سوسائٹیوں کی عیاشی!

اس میں کچھ ایسے "شریف آدمی" ہیں جنہوں نے فلسفیوں کے نام پر اپنے نام رکھ چھوڑے تھے! کیوں؟ اس کا جواب کوئی بھی نہ دے سکا! یہ ایک بھیانک طنز تھا!

اس میں اپنے پرانے، جھلائے ہوئے شکست خوردہ آصف سے ملئے۔ اُس کی جھلاہٹ دوسروں کے قہقہوں کا سبب بن جاتی ہے۔ اس میں ایک سراغرساں "عورت" بھی ہے۔ اور آپ سوچ سکتے ہیں کہ اگر "عورت" کے ساتھ حمید کو تفتیش کا موقع مل جائے تو اس کا کیا عالم ہوگا۔

اس کہانی میں کھوج، واقعات کی تفتیش، چھان بین کے طریقے اور سراغرسی کے جدید اندازوں کا بہت دلچسپ تذکرہ ہے کہ وہ ہمیشہ، ہر بار، ہر کہانی میں اپنے قارئین کے سامنے ایک نئی دنیا پیش کرتے رہتے ہیں۔

صرف ایک ماہ کے وقفہ کے بعد ہم آپ کی خدمت میں جاسوسی دنیا کا گیارہواں خاص نمبر سائے کی لاش پیش کریں گے۔ جاسوسی دنیا نے ہمیشہ اپنے سامنے ایک بلند معیار رکھا ہے اور ہم آپ سے ایک بار پھر اپنی تمام ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جاسوسی دنیا کا یہ خاص نمبر آپ سابقہ خاص نمبروں سے کہیں زیادہ حسین اور خوبصورت پائیں گے۔ گولڈن جوبلی نمبر کے سلسلے میں خطوط کا لامتناہی سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اسے جس انداز سے عوام نے پسند کیا ہے وہ خود اپنی جگہ پر ریکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس روشنی میں آپ آئندہ خاص نمبر سائے کی لاش کی اہمیت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔

اس شمارہ میں صفحات کی کمی کی بنا پر 'گوشۂ احباب' کا کالم شامل نہیں کیا جا سکا ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اسے اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ادارہ اور ابن صفی کی طرف سے ان ہزاروں ساتھیوں کا شکریہ ادا کریں جنہوں نے گیارہواں زینہ اور گولڈن جوبلی نمبر کو سراہتے ہوئے اپنی قیمتی رائے کا اظہار کیا۔ اور جن کی رائے اور مشورے ہمیشہ ہمارے لیے حوصلوں اور نئی امنگوں کا پیغام بنتے ہیں۔

جولائی ۱۹۵۶ء: سرخ دائرہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ اس میں صفحہ ۱۲۴ – ۱۲۳ پر جاسوسی دنیا کے اگلے ناول خونخوار لڑکیاں کا اشتہار تھا جو جولائی کے وسط میں منظرِ عام پر آرہا تھا۔ صفحہ ۱۲۶ پر عمران سیریز کے ناول دھوئیں کی تحریر (نمبر ۹) کا اشتہار بھی تھا جو کراچی سے شائع ہورہا تھا یا ہو چکا تھا۔ اگلے شمارے کے اداریے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شمارہ دیر سے بازار میں پہنچا۔

۵۴

میری آنکھوں کے سامنے اس وقت سینکڑوں خطوط ہیں۔ جن میں جاسوسی دنیا کے دیر سے ملنے کی شکایتیں ہیں۔ اور ان خطوط سے کہیں زیادہ میرا اپنا احساس ہے جو مجھے بازار کا وہ نقشہ دکھا رہا ہے جہاں ایک بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ انتظار کرنے والوں کا ہجوم ہے۔ لوگ آتے ہیں، پوچھتے ہیں اور پھر اداس چہرے لئے واپس چلے جاتے ہیں اور جب انہیں اپنا محبوب ماہنامہ دیر ہی میں سہی مل جاتا ہے تو ان کے چہرے کھل

اُٹھتے ہیں اور مسکراہٹوں کی کومل کلیاں لہلہا اُٹھتی ہیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ گذشتہ چھ ماہ سے آپ سب کو اس طرح کی غیر معمولی صورت حال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مگر اس کیلئے ہم مجبور ہیں۔ ابھی پچھلے مہینہ کی بات ہے سرخ دائرہ ۱۵ تاریخ سے تیار تھا لیکن ہم اُسے دس گیارہ دن بعد روانہ کر سکے۔ آپ سب اس طرح کی دشواریوں کی اصل وجہ سے واقف ہیں۔ رجسٹریشن نمبر کا جھگڑا ابھی تک ہے۔ اور اسی وجہ سے اس طرح کی گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کی بے پایاں محبت کا پورا احساس ہے اور آپ یقین رکھئے کہ دو چار دن کی دیر ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک ہاتھوں میں قلم رہے گا، اور زندگی کی آخری سانس رہے گی جاسوسی دنیا آپ کو برابر ملتا رہے گا!

خونخوار لڑکیاں اس طرح کی کہانی ہے جسے پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ فریدی اور لیونارڈ، مصنوعی ناک، موت کی آندھی اور اندھیرے کا شہنشاہ جیسے شاندار ناول پیش کرنے والا عظیم مصنف ابن صفی اپنے قلم کی حسین جنبشوں سے ایسے ہی غیر فانی نقش و نگار جب چاہے بنا سکتا ہے۔ اس کہانی کو پڑھئے اور دل کھول کر قہقہے لگایئے اس لئے کہ اس میں گرانڈیل احمق قاسم اپنی تمام تر حماقتوں کے ساتھ ہے۔ ایک ایک واقعہ ایسا ہے کہ تصور کی نگاہوں سے دیکھا اور قہقہوں کے زعفران زار لہلہا اُٹھے! اس کا اورسس پنس معرکے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کی ڈرامائی قوت ہر لحہ دل کو دھڑکنے پر مجبور کرتی رہتی ہے۔ اس کے مجرم بہت معمولی ہیں اور اسی لئے کرنل فریدی نہیں عجیب و غریب انداز میں سزا دیتا ہے! سزا کا یہ طریقہ اتنا انوکھا ہے کہ آپ بے ساختہ یہ پکار اُٹھنے پر مجبور ہوں گے کہ ایسی نادر اور اچھوتی چیزیں ابن صفی کا ہی عظیم ذہن سوچ سکتا ہے! ابن صفی سوسائٹی کے نباض ہیں اور سماج میں ہر بے راہروی پر اُن کی نگاہ رہتی ہے۔ ایک مفکر اور ایماندار فلسفی کی طرح وہ ایسی باتوں کی وجہ بھی بتاتے ہیں اور اُن پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ خونخوار لڑکیاں میں یہ سماجی تنقید بہت گہری نشتریت لئے ہوئے ہے!

آئندہ شمارہ سائے کی لاش جاسوسی دنیا کا گیارہواں خاص نمبر ہوگا۔ ہم تو پوری کوشش کریں گے کہ پندرہ اگست کے تاریخی دن کو یہ آپ کے ہاتھوں میں ہو لیکن دیر ہونے کے امکانات بھی ہیں۔

اس نمبر کیلئے صرف اتنا لکھنا ہی کافی ہے کہ سائے کی لاش کا گٹ اپ ظاہری حسن اور سرورق یقیناً آپ

کو چونکا دے گا۔ رہ گئی کہانی -تو اتنا یاد رکھیے کہ ابن صفی کی یہ کہانی پڑھنے کے بعد آپ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ یہ انسانی ذہن کے بس کی بات نہیں۔

اگست ۱۹۵۶ء: خونخوار لڑکیاں

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

۵۷

پہلا شعلہ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا ایک سنسنی خیز داستان کی تمہید تھی۔ کہانی میں تمام تر سنسنی خیزی اور واقعات کے الجھاؤں کے ساتھ دوسرا شعلہ میں آگے بڑھتی نظر آتی ہے۔ اس کو پڑھتے ہوئے آپ میں سے اُن تمام ساتھیوں کی خواہشات پوری ہوتی نظر آئیں گی جن کا مطالبہ تھا کہ ابن صفی ایڈونچر پیش کریں۔ دوسرا شعلہ ایڈونچر سے بھرپور ہے۔ ابن صفی نے جس ماحول کا نقشہ کھینچا ہے۔ اُسے پڑھتے ہوئے یہ گمان ہونے لگتا ہے جیسے وادی کراغال حقیقتاً کوئی ملک ہے اور ہم وادی کراغال کی ہری بھری پہاڑیوں کی سنگلاخ وادیوں میں گھوم رہے ہوں !! اور جب ملکۂ کائنات کے دربار میں میاں حمید پر نظر پڑتی ہے تو ایک لحظہ کے لیے ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے ماہ وسال کی دوشیزہ نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دی ہے اور قدیم مصر میں کسی قلوپطرہ کے دربار میں کوئی قیدی لے جایا جا رہا ہے۔ عام خیال یہ رہا ہے کہ اس ناول میں روحی اور نوشابہ سے ملاقات ہوگی۔ لیکن دوسرے شعلے میں یہ "چنگاریاں" نہیں ہیں۔ ابن صفی کا عظیم ذہن ہمیشہ نت نئی راہوں کو تلاش کرتا رہا ہے۔ اور وہ اچنبھے میں ڈال دینے کے عادی ہیں۔ اور اسی لئے دوسرے شعلے میں آپ کو کوئی بھی پرانا کردار نہ ملے گا۔ ان سب سے آنے والے دوہا ولوں سے [کذا؟: میں] ملنے۔

یہ داستان کتنی حیرت انگیز ہے اس کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ پہلا شعلہ شائع ہونے کے بعد ہی سے عوام بہت بےچینی سے دوسرے شعلے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور انتظار کا یہ سلسلہ جہنم کا شعلہ تک جاری رہے گا۔

یہ عظیم کہانی جو لگ بھگ پانچسو صفحات پر مشتمل ہے مزاح وتفریح کے اعتبار سے دیوار قہقہہ ہے۔

سائنٹفک معلومات اور سائنسی کارناموں کا ایک ذخیرہ ہے اور ایڈونچر اور سراغرسی کا ایک شاندار سلسلہ ہے۔ غالباً دنیا کا کوئی بھی مصنف بیک وقت اپنی کسی تصنیف میں اتنی خصوصیات مجتمع نہیں کر پاتا ہے۔ اور یہ صرف ابن صفی کے قلم کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ جو اتنا ستھرا مزاح، اتنے پراز معلومات سائنٹفک انکشافات اور ایسے ہوش ربا ایڈونچر پیش کرتا ہے۔

گذشتہ تین ماہ سے آپ جاسوسی دنیا میں خوشگوار تبدیلی محسوس کر رہے ہوں گے۔ ہم خود اس کی طرف اشارہ نہیں کرنا چاہتے، آپ ہی محسوس کریں اور صوری اعتبار سے جس حسن کا اضافہ ہوا ہے اس کے بارے میں لکھیں۔ ادھر دو مہینوں سے اس بات کی بھی کوشش جاری ہے کہ جاسوسی دنیا کی تاریخ اجرا اپنے دستور کے مطابق ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک لے آئی جائے اور ہمیں یقین ہے کہ آئندہ مہینے کا شمارہ پندرہ تک شائع ہو سکے گا۔

نومبر ۱۹۵۶ء: دوسرا شعلہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ سرورق ندارد۔ صفحہ ۱۲۸ پر ماہنامہ نکہت الہ آباد کے 'عمران نمبر' کا اشتہار ہے جو دو ناولوں پر مشتمل ہو گا: جہنم کی رقاصہ اور سانپوں کے شکاری۔ یہ دراصل کراچی سے شائع ہونے والی عمران سیریز کے نمبر ۵ اور ۶ تھے۔

## ۵۸

تیسرا شعلہ میں ابن صفی کا فن اپنے شباب پر نظر آتا ہے۔ شعلوں کے سلسلے کی جو کہانی پہلا شعلہ میں تمہید بنکر آئی تھی اور دوسرے شعلے میں جس نے انتہائی سنسنی خیز موڑ لیا تھا، وہ تیسرے شعلہ میں نقطہ عروج پر ہے۔

مدتوں سے اس بات کا تقاضہ کیا جا رہا تھا اور جاسوسی دنیا کے قارئین میں سے ایک گروپ کا مطالبہ تھا کہ انور اور رشیدہ کو موقع دیا جائے! تیسرے شعلہ میں انور اور رشیدہ سے بھی ملئے! انور اور رشیدہ کو ایک عجیب و غریب حیثیت میں دیکھکر آپ حیران رہ جائیں گے!